بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴۲ — فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۰ تبوک ۱۳۴۵ ہش — ۴ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ — ۲۰ ستمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۱۸

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۱۹ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

—• ربوہ ۱۹ ستمبر۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ کبھی کبھی رات کو نیند نہ آنے کی شکایت ہو جاتی ہے احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

—• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک محمود احمد صاحب آف لاہور کو جو آجکل وقف عارضی کے سلسلہ میں چک منگلا میں تعلیم قرآن میں مصروف ہیں ان کی رپورٹ کے جواب میں تحریر فرمایا ہے "دعاؤں سے آسمان پر شور پیدا کر دیں زمین پر بھی یہی ہوگا"۔

حضور کی یہ ہدایت درحقیقت جملہ واقفین عارضی کے لئے ہے بلکہ سب افراد جماعت کے لئے ہے کیونکہ ہمارا کوئی کام اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت کے بغیر پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

—• ربوہ — مبلغ مغربی جرمنی مکرم فضل الٰہی صاحب انوری نے بذریعہ کیبل اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس بخیریت جرمنی پہنچ گئے ہیں الحمد للہ۔ آپ مورخہ ۱۲ ستمبر کو ربوہ سے عازم جرمنی ہوئے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور اعلائے کلمۂ اسلام کی مساعی میں برکت ڈالے آمین (وکالت تبشیر)

—• انصار اللہ ضلع حیدرآباد کا تربیتی اجتماع انشاء اللہ ۲۴-۲۵ ستمبر کو حیدرآباد میں منعقد ہوگا۔ جس میں سلسلہ کے جید علماء شرکت فرمائیں گے۔ گرد و پیش کے انصار کثرت سے شرکت فرمائیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز بدھ بوقت صبح سات بجے ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواروں کو چاہئے کہ وہ وقت مقررہ پر ریسٹ ہاؤس چنیوٹ پہنچ جائیں۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ (ناظر امور عامہ)

(ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے

ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ ہو جاوے

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے فلاں زمین مل جاوے فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آ سکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے۔ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دنیا کے لئے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے۔ حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں۔ شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار

اس وقت جس قدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک میں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب آراء کے باطل ہو جاتی ہیں پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جائے خدا تعالیٰ بڑا رحیم کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ لیکن یہ خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے۔ اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔ عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوحؑ کے زمانہ کو دیکھو اور لوطؑ کے زمانہ کو دیکھو۔ موسےؑ کے زمانہ کو دیکھو اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو دیکھو کہ اس وقت جن لوگوں نے عمداً خدا تعالیٰ سے بُعد اختیار کیا ان کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے"۔ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۶-۲۸۷)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۶ء

تجدید واحیائے دین کی حقیقت

(۳)

فاضل مقالہ نگار کے خیال میں اگرچہ قرآن وسنت معیار ہے۔ لیکن قرآن وسنت کے فہم کا معیار مجدد کی اپنی عقلمندی ہے اور رویا۔ الہام اور کشوف نہیں کیونکہ ان کو عقلمندی پر عملاً کوئی ترجیح نہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"عقل کے معاملے میں اسلام اور دوسرے مذاہب کا نقطۂ نظر قریب قریب ایک ہی ہے۔ لیکن اصحاب باطن کے مکاشفات کے بارے میں اسلام دوسرے مذاہب سے ممیز و ممتاز ہے۔ چونکہ نبوت کا سلسلہ نبی آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگیا ہے اس لئے ایک مسلمان از روئے عقیدہ کسی چیز کو بھی کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کی کسوٹی پر پرکھے بغیر قبول نہیں کر سکتا۔ وہ اصحاب کشف کے باطنی مشاہدات خواہ وہ ان کے لئے کتنی غیر معمولی اہمیت کے حامل ہوں اسی صورت میں قبول کرے گا۔ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کے عین مطابق ہوں۔ اسلام وہ پہلا دین ہے جس نے اصحاب خرد اور اصحاب کشف کو ایک ہی مقام پر لا کھڑا کیا ہے وہ ان دونوں کے تجربات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن ان میں سے ہر ایک کے تجربے اور مشاہدے کو وحی اور الہام کی روشنی میں پوری طرح پرکھ کر قبول کرتا ہے۔ ان میں سے جو چیز وہ دین حق کے مطابق پاتا ہے اس کی پذیرائی کرتا ہے۔"

(ترجمان القرآن اگست ۱۹۶۶ء صفحہ ۳۹۹-۴۰۰)

اس سے پہلے فاضل مقالہ نگار یہ تسلیم کر چکے ہیں۔

"ہم یہاں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑتے کہ ایک صاحب عقل کی عقلی تصریحات زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔ یا کسی صاحب کشف کے مکاشفات۔ عقل کی افادیت اپنی جگہ مسلم۔ مگر مذہبی لٹریچر اس بات کی بار بار تصریح کرتا ہے کہ عقل اپنی ساری کامرانیوں کے باوجود تنہا انسان کی راہنما نہیں بن سکتی۔ یہ انسان کی دوسری صلاحیتوں کی طرح محدود ہے۔ اس پر انسان کے ذاتی رجحانات اور اس کے احساسات اور مفادات کی پرچھائیاں برابر پڑتی رہتی ہیں۔ اس لئے اس کے فیصلوں میں وہ بے لوثی اور انصاف پیدا نہیں ہو سکتا جو کسی صحیح نظام اخلاق کے لئے ضروری ہے۔ عقل کے پلڑوں کو جذبات۔ تعصبات، زمان و مکان کے اثرات برابر متاثر کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے عقل جب تک وحی والہام کی روشنی میں آگے نہیں بڑھتی اس وقت تک منزل مقصود حاصل نہیں کر سکتی۔ اور اگر وہ اس روشنی کے بغیر خود آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ تو وہ تاریکیوں میں بھٹکتی پھرتی ہے۔ اور بسا اوقات پھسل کر نہایت خوفناک اور مہیب غاروں میں گرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذاہب کے اندر وحی والہام کو ہمیشہ فیصلہ کن حیثیت حاصل رہی ہے۔ اور عقل کی ساری تصریحات اور توجیہات کی قدر و قیمت کا اندازہ وحی کی میزان پر تول کر کیا جاتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۳۹۹)

فاضل مقالہ نگار اس سے پہلے فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے اس بنیادی تصور نے مسلمانوں کے فکری اور عملی ارتقا کا ایک ایسا رخ متعین کیا ہے جو دوسری اقوام سے بڑی حد تک مختلف ہے۔ تاریخ کا یہ ایک عجوبہ ہے کہ انسان نے اصحاب عقل پر بڑی شد و مد سے تنقید کی ان کی آراء سے اختلاف کیا اور جس معاملے میں انہیں کوئی لغزش محسوس ہوئی اس کا برملا اظہار کیا۔ اور اس سارے کام کو پورے اطمینان قلب کے ساتھ سرانجام دیا۔ لیکن اصحاب کشف کی ہر بات کو کلام الٰہی سمجھ کر فوراً قبول کیا اور ان کے مکاشفات کو وہی اہمیت اور فیصلہ کن حیثیت دی جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کو دی جاتی ہے۔" (ایضاً صفحہ ۳۹۸-۳۹۹) ۴۴

جبینوں پہ قرآں کی چاندنی ہے

جبینوں پہ قرآں کی چاندنی ہے
نگاہوں میں الہام کی روشنی ہے

بخشتے ہیں ہم جاوداں زندگانی
یہ سانس آب حیواں کا چشمہ ہی ہے

یہ دولت کدہ ہے مسیح زماں کا
یہاں وہ غنی ہے جو دل کا غنی ہے

ترے اور ایمان کے درمیاں میں
تری عقل ہی پردۂ آہنی ہے۔

خدا کی نہ تنویر ہو راہ نمائی
تو تجدید کا ادّعا رہزنی ہے

تنویر۔

۴۴ ان حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مضمون نگار کے خیال میں لوگوں کا یہ رویہ کہ وہ اہل کشف کے مقالات کو وہی اہمیت اور فیصلہ کن اہمیت دیتے رہے ہیں جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کو دی جاتی ہے غلط ہے۔ دراصل مقالہ نگار اس مغالطہ میں ہیں۔ کہ اہل کشف کے مکاشفات لازماً قرآن وسنت کے مقابلہ میں ہی ہوسکتے ہیں۔ اس لئے ان کو ویسی اہمیت اور فیصلہ کن حیثیت دینا گویا ختم نبوت کی نفی ہے۔ یہ بہت بڑا مغالطہ ہے جس میں مقالہ نگار پڑ گئے ہوئے ہیں۔ گویا یہ ناممکن ہے کہ مکاشفات اور الہامات یقین محکم کے لحاظ سے وہی اہمیت اور حیثیت رکھتے ہوں۔ جو قرآن وسنت رکھتے ہیں۔ حالانکہ خود مقالہ نگار تسلیم کرتے ہیں کہ انسان نے اصحاب عقل پر تو جارحانہ تنقید کی۔ ان کی آراء سے اختلاف کیا۔ مگر اصحاب کشف کی ہر بات کو کلام الٰہی سمجھ کر فوراً قبول کر لیا۔ کیا یہ بات اس امر کو واضح نہیں کرتی۔ کہ انسانی فطرت چاہتی ہے کہ اس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی پیغام ملے۔ اور اس کو بعض باتوں کے متعلق یقینی علم حاصل ہو۔ اور یہ علم سوائے الہام وحی اور اس کے متعلقات رویا اور کشوف کے بغیر نہیں مل سکتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالےٰ علم کے اس ذریعہ کو ہمیشہ تک کے لئے ختم کر سکتا ہے۔ یا کم سے کم اس کو غیر یقینی بنا سکتا ہے۔ مقالہ نگار صاحب کو ختم نبوت کے غلط تصور کی وجہ سے یہ مغالطہ لگا ہوا ہے۔ کہ چونکہ قرآن وسنت معیار ہیں۔ اس لئے الہام وکشوف کے ذریعہ اب کسی کو اللہ تعالےٰ یقینی علم خواہ وہ قرآن وسنت کے مطابق ہو نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے یہ جو کہا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن وسنت کی صحیح تاویل کا فن دینی دانشوروں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی راہنمائی کا مطلب صرف یہ ہے کہ بعض انسان پیدا ہوں گے۔ جو محض تجرباتی طور پر دوسروں سے زیادہ فہم قرآن وسنت کا ملکہ رکھیں گے۔ اللہ تعالےٰ اب ختم نبوت کے بعد کسی سے براہ راست مکالمہ مخاطبہ نہیں کرے گا۔ اگر ختم نبوت کے یہی معنے ہیں تو آج تجرباتی اور مشاہداتی زمانہ میں اللہ تعالےٰ کے وجود کا وہ ثبوت جو حق الیقین پیدا کرے۔ ختم ہو چکا ہے۔ اب جو کچھ باقی رہ گیا ہے۔ وہ عقلمندوں کے تکے ہیں جو وہ فہم قرآن وسنت کے متعلق لگاتے رہیں گے۔ اور تجدید واحیائے دین کے کام کے لئے کوئی یقینی اور محکم بنیاد اب موجود نہیں رہی۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کا تاریخی دن

(از مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے)

آج سے ٹھیک اٹھارہ سال پیشتر پاکستان میں ایک ایسی عظیم الشان بستی کی بنیاد ڈالی گئی جو دنیا بھر میں اس زمانہ کے لئے اسلام کی اشاعت کا مرکز بننے والی تھی۔ اس بستی کا آغاز اور اس کی بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک جلیل الشان کارنامہ ہے یہ بستی جس کا نام "ربوہ" ہے۔ مورخہ ۲۰ ستمبر ۴۸ء کو منصۂ شہود پر آئی۔ اور آج جبکہ اس کو قائم ہوئے ۱۸ سال گزر چکے ہیں یہ ایک عظیم الشان اسلامی مرکز کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اس میں بجلی۔ پانی۔ تار۔ ٹیلیفون اور تجارت کے اہم وسائل موجود ہیں۔ اور دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہے ہیں۔ یہ امر بالخصوص اس لئے بھی نمایاں ہو جاتا ہے کہ جب ہم لوگ ابتدائی ایام میں اس کو آباد کرنے کے لئے یہاں آئے تھے تو اس وقت گرد و نواح کی آبادی کا ایک کثیر حصہ از راہ تمسخر ہمیں کہتا تھا کہ یہاں تو بڑے بڑے سیٹھ پانی کا ایک نلکا تک لگانے میں ناکام ہوئے ہیں۔ آپ یہاں مرکز بنانے کا خواب کیسے دیکھ رہے ہیں مگر اللہ تعالٰی کے فضل سے ایک دنیا آج شاہد ہے کہ وہی تمسخر کرنے والے یہاں سال ڈیڑھ سال کے بعد زمین کا ایک مختصر ٹکڑا خریدنے کے لئے بے تاب تھے مگر وہ ان کو دستیاب نہیں ہو سکتا تھا — مجھے یاد ہے ستمبر ۴۸ء سے اکتوبر ۴۹ء تک ہم لوگ یہاں خیموں اور شامیانوں کے نیچے قیام کرنے پر مجبور تھے کیونکہ اینٹوں کے بھٹے ابھی تیار نہیں ہوئے تھے۔ میں جب ۲۶ عدد چھولداریوں اور خیمہ جات کا پرمٹ لینے کے لئے لاہور کارپوریشن کے دفتر میں پہنچا تو ایک بڑے افسر نے مذاقاً کہا کہ کیا آپ نے چناب میں مچھلیوں کے شکار کا پروگرام بنایا ہے؟ — مگر اسی افسر سے جب میں نے ایک سال کے بعد پرمٹ کو Renew کرنے کے لئے ملاقات کی تو وہ بڑی لجاجت سے کہنے لگے:۔

"کیا آپ اپنے امام صاحب
سے سفارش کر سکتے ہیں کہ وہ
دو کنال زمین مجھے بھی دیدیں"

یہ تغیر صرف ایک سال کے اندر اندر رونما ہو گیا تھا۔ اور اس کی وجہ صرف وہ دعائیں تھیں جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے نہایت الحاح اور درد کے ساتھ یہاں کی سرزمین پر متواتر کی تھیں۔ مورخہ ۲۰ ستمبر ۴۸ء کو دن کے اڑھائی بجے حضور بمعہ اہل بیت اور خدام یہاں تشریف لائے۔ ربوہ کی سرزمین پر قدم رکھتے ہوئے حضور نے خاکسار اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب (حال صدر عمومی ربوہ) اور دیگر دوستوں کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف بخشا۔ اور پھر ربوہ کے چاروں کونوں پر تشریف لے گئے۔ اور ہر جگہ دیر تک ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے۔ اس کے بعد حضور پہاڑی کے دامن میں اس مقام پر تشریف لے گئے جہاں آج کل فضل عمر ہسپتال کے احاطے میں ایک نہایت خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے۔ اس مسجد میں محراب کے مقام پر کھڑے ہو کر حضور نے اپنی ایک رؤیا کا ذکر کیا اور فرمایا:۔

"میں نے رؤیا میں دیکھا کہ قادیان پر حملہ ہوا ہے اور ہر قسم کے ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں۔ مقابلہ کے بعد دشمن غالب آ گیا اور ہمیں وہ مقام چھوڑنا پڑا۔ باہر نکل کر ہم حیران ہیں کہ ہم کہاں جائیں اور کہاں جا کر اپنی حفاظت کا سامان کریں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں ایک جگہ بتاتا ہوں۔ آپ پہاڑی پر چلیں۔ وہاں ایک پادری نے گرجا بنایا ہوا ہے اور ساتھ ہی اس نے بعض عمارتیں بھی بنائی ہوئی ہیں جو وہ کرایہ پر مسافروں کو دے دیتا ہے۔ میں ابھی متردد ہی تھا کہ وہاں رہائش اختیار کی جائے یا نہ کہ ایک شخص نے کہا آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہیں ہو گی کیونکہ وہاں مسجد بھی ہے۔ اس نے سمجھا کہ شاید میں رہائش سے اس لئے انکار نہ کر دوں کہ یہاں مسجد نہیں۔ چنانچہ میں نے کہا کہ اچھا! مجھے مسجد دکھاؤ۔ اس نے وہ مسجد دکھائی جو بہت خوبصورت بنی ہوئی تھی۔ چٹائیاں اور دریاں بھی بچھی ہوئی تھیں۔ اور امام کی جگہ پر ایک صاف قالینی مصلّٰی بچھا ہوا تھا۔ اس پر میں خوش ہوا اور کہا لو اللہ تعالٰی نے مسجد بھی بنا دی۔۔۔۔ اس رؤیا کے مطابق یہ جگہ مرکز کے لئے تجویز کی گئی ہے (یہ رؤیا ۲۱ دسمبر ۴۱ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے)۔—

حضور نے مزید فرمایا:۔

"اللہ تعالٰی نے اس رؤیا
کے مطابق ہمیں ایک نیا مرکز
دے دیا۔ یہاں جس قسم کی مخالفت
تھی اس کے لحاظ سے مرکز
کا ملنا بھی اللہ تعالٰی کی تائید
اور اس کی نصرت کا کھلا
ثبوت ہے۔"

(منقولہ کتاب 'ربوہ دار الہجرت' صفحہ ۴۱)

اس کے بعد حضور نے قرآن پاک میں مذکور چند دعائیں تمام مجمع سمیت تین تین دفعہ دہرائیں۔

آج ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد شاید نئے تشریف لانے والے احباب اور ہمارے نوجوان اس کیفیت کا تصور بھی نہیں کر سکتے جو ان دعاؤں کے پڑھے جانے کے وقت تمام دلوں پر طاری تھی۔ سینکڑوں دوست چمکتی ہوئی دھوپ میں اور گرد و غبار کے ایک اڑتے ہوئے بادل میں ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں کے ساتھ مصروفِ دعا تھے۔ کپڑے پسینے میں تر بتر تھے۔ مگر دل ایک ایسی روحانی کیفیت سے لبریز تھے جس کا اظہار الفاظ میں ناممکن ہے۔ سڑک سے گزرنے والے سینکڑوں لوگ حیران تھے کہ اس سرزمین پر جہاں برسوں تک کوئی شخص سانس لینے کو بھی نہیں بیٹھا۔ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں مگر آسمان پر اس وقت کوئی اور ہی تقدیر ترتیب دی جا رہی تھی حضور نے اپنے یادگار خطبہ میں فرمایا:۔

"کسی کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ خانہ کعبہ کے ذریعے تو خدا تعالٰی کے دین کی آخری بنیاد قائم کی گئی تھی۔ اس سے ہمارے گھروں کو کیا واسطہ ہے۔ اسی کا واسطہ دے کر مانگنا ہی تو خدا تعالٰی کی رحمت کو بڑھاتا ہے۔ سو ہمیں بھی اس کام کی یادگار کے طور پر اور اس بستی کی یاد کے طور پر جس جگہ خدا کے ایک نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے انتظار میں دعائیں کی گئیں۔ اپنے نئے مرکز کو بساتے وقت جو اسیطرح ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں بسایا جا رہا ہے اللہ تعالٰی کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں شاید ان لوگوں کے طفیل جو مکہ مکرمہ کے قائم کرنے والے اور مکہ مکرمہ کی پیشگوئیوں کے حامل تھے۔ اللہ تعالٰی ہم پر بھی اپنا فضل فرمائے اور ہمیں بھی ان نعمتوں سے حصہ دے جو اس نے پہلوں کو دیں آخر نیت تو ہماری بھی وہی ہے جو ان کی تھی۔"

(الفضل ۲۳ ستمبر ۴۸ء)

پانی کی کثرت

جب ہم آغاز میں یہاں آئے تو پانی کی شدید دقت تھی۔ نہانا تو درکنار پینے کا پانی لانے کے لئے بھی ہمیں احمد نگر اور ملحقہ دیہات میں جانا پڑتا تھا۔ ہمارے دفاتر کے مددگار کارکن تو صرف پانی کی ڈیوٹی پر مقرر ہوتے تھے۔ قریشی فضل حق صاحب (جو یہاں کے سب سے پہلے دکاندار ہیں) نلکوں کا تجربہ بھی رکھتے تھے اس لئے حضور نے تجرباتی نلکوں کی بورنگ کے لئے انہیں مقرر کیا۔ انہوں نے دو مقامات پر بورنگ کی مگر پانی کی دستیابی میں سخت دقت پیش آئی اور جو پانی نکلا اُسے بھی ڈاکٹروں نے ناقابلِ استعمال بتایا۔ اس پر حضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جنابِ الٰہی میں دعا فرمائی اور مورخہ ۲۱ اپریل ۴۹ء کو ربوہ سے لاہور واپس جاتے وقت حضور پر کشفی حالت طاری ہوئی جس میں حضور نے دیکھا کہ آپ خدا تعالٰی کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے ہیں ؎

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

لاہور پہنچنے پر حضور نے اگلے روز یہ مصرعہ پورا

دہلی دروازہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"پاؤں کے نیچے سے یہ مُراد ہے کہ خدا تعالے نے مجھے اسمٰعیل قرار دیا ہے۔ جس طرح اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں رگڑنے سے پانی بہہ نکلا تھا اسی طرح خدا تعالے یہاں میری دعاؤں کی وجہ سے پانی بہا دے گا۔ یہ ایک محاورہ ہے جو محنت کرنے اور دعا کرنے کے لئے استعمال ہوُا ہے۔ ہم نے اپنا پورا زور لگایا کہ ہمیں پانی مل سکے لیکن ہم اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہوئے۔ اب خدا تعالے نے میرے منہ سے کہلوایا ہے کہ پانی صرف تیری دعاؤں کی وجہ سے نکلے گا ۔۔۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی صورت ضرور ایسی پیدا کرے گا جس کی وجہ سے یہاں پانی کی کثرت ہو جائے گی"۔

(الفضل ۱۳۔ جنوری ۵۰ء)

آج اللہ تعالے کے فضل سے ربوہ میں ہزاروں کی تعداد میں نلکے لگے ہوئے ہیں۔ ٹیوب ویل قائم ہیں بلکہ واٹر سپلائی سکیم کا نفاذ بھی مستقبل قریب میں ہونے والا ہے۔ یہ شواہد زندہ ثبوت ہیں اس امر کا کہ اللہ تعالے ایک زندہ ہستی ہے اور وہ دعاؤں کو سُنتا ہے۔ اور اس نے اپنے محبوب بندے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالے عنہ کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشا۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آل محمدٍ کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید

اپنا وعدہ پُورا کیجئے

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعمیر ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے لئے جن احباب نے تحریک ۔/۱۳۱۳ میں وعدہ فرمایا تھا۔ اور ابھی اس میں سے کچھ حصہ یا پورا ادا نہیں کیا ایسے احباب سے درخواست ہے کہ مجلس کو تعمیر کے سلسلہ میں اس وقت روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اور روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے کام قریباً رکا ہوُا ہے۔ براہِ کرم کوشش کر کے اپنے وعدے کی بقیہ رقم اگر چند روز تک بھجوا سکیں تو مَیں بہت ممنون ہوں گا۔ کام رُک جانے کی وجہ سے خرچ بڑھ گئے ہیں اور تکمیل کے وقت میں دیر ہو رہی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے کی خواہش اور ہدایت بھی یہی ہے کہ ہال جلد تر مکمل کیا جائے۔

احباب جلد تر اپنے وعدے پورے کر کے عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

مرزا رفیع احمد
صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لیڈر (بقیہ ص۲)

آخر اس میں کیا حرج کہ اللہ تعالے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی ایسے انسانوں کو کھڑا کرے جن کو فہم قرآن و سنت کے متعلق اللہ تعالے بذریعہ الہام اور کشوف ویسا ہی یقینی علم عطا کرے جس کی اہمیت اور فیصلہ کن حیثیت اللہ کی کتاب اور سنت کے برابر ہو۔

بات یہ ہے کہ فاضل نامہ نگار کی طبیعت پر غیر معلوم طور سے ہی سہی نیچریت کا ویسا ہی اثر ہے جیسا کہ ان کے خیال میں متجددین کی طبیعت پر ہوتا ہے۔ نبوت کو دینی ملکہ سمجھنا اور مجددیت کو دینی ملکہ خیال کرنا ایک کنبہ کے دو رُکن ہیں۔ وہی مرض جو مغربی فلسفہ کی وجہ سے نیچریوں کو لگا ہے وہی مرض خود فاضل مقالہ نگار کو لگا ہوُا ہے۔ دونوں ایک ہی کشتی میں سوار ہیں اور یہی چیز ہے جس نے دین میں انتشار پھیلایا ہے اور مختلف فرقے پیدا کئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر کوئی مجتہد بنا ہوُا ہے اور قرآن کریم اور سنت کو جو معنی چاہتا ہے پہناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی تو خود ساختہ مجتہد یہ کہنے لگتا ہے کہ اسلامی نظام کلیت کا نظام ہے اور کبھی اس کو جمہوری نظام کہنے لگتا ہے۔ کبھی اس کو اشتراکیت سے ملاتا ہے اور کبھی مغربی سرمایہ داری کا حامل سمجھنے لگتا ہے۔

وصیّت کی اہمیّت
الانذار

ہماری جماعت میں ابھی ہزاروں ہزار ایسے افراد ہیں جو اللہ تعالے کے فضل سے صاحبِ جائداد ہیں۔ صاحبِ استطاعت ہیں اور معقول گزارے اور آمدنیاں رکھتے ہیں لیکن وصیت کرنے سے محروم اور بے نصیب ہو رہے ہیں۔ ایسے دوستوں کو مامور من اللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ انذار یاد رکھنا چاہیئے جو حضور نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا، قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حُکم (جو حضور نے وصیّتوں کے لئے تحریک کرتے ہوئے رسالہ الوصیّت میں فرمایا۔ ناقل) کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اوّلین میں لکھے جائیں گے۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دُنیا سے محبت کر کے اِس حُکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش! مَیں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اِس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اِس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سُود ہو گا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! مَیں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو جو کام آوے۔ مَیں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دُنیا سے محبّت کر کے میرے حُکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دُنیا سے جُدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے ھٰذا ما وعد الرّحمٰن وصدق المرسلون۔

الراقم خاکسار
مرزا غلام احمدؐ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود"

سالانہ اجتماع پر خیمے کے لئے مندرجہ ذیل سامان ضروری ہے:۔

دو دو تہیاں یا چار کھیس۔ چار موٹی چھڑیاں۔ آٹھ کھونٹیاں۔ رسّی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قرآنِ مجید اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

مکرم نذیر احمد صاحب خادم گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

کلام اللہ (قرآن پاک) خدا تعالیٰ کی طرف سے بنی نوعِ انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے آخری شریعت، دائمی ضابطۂ حیات اور اکمل ترین دستور العمل ہے۔ اس کا ہر لفظ ابدالآباد تک واجب العمل اور مشعلِ راہ ہے۔

جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے مطابق قرآن شریف کا الحمد للہ کے الف سے لیکر والناس کے سین تک ہر حرف قائم و دائم ہے اور اس کا ایک شعشہ بھی منسوخ و متروک نہیں۔ اس کتاب رحمان میں نسلِ انسانی کی ہر علمی و روحانی اور دینی و اخلاقی ضرورت کا ——— ہر قسم کے بدلتے ہوئے حالات اور زمانوں میں بھی ——— پورا پورا سامانِ نیفِ رسانی موجود ہے ——— جو لوگ فکر و تدبر سے اس صحیفۂ قدرت کا مطالعہ کرتے اور اس کی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی کا جزو بناتے ہیں وہ دینی و دنیوی دونوں اقسام کی دفعتوں اور کامیابیوں سے بہرہ افروز ہوتے ہیں۔ اور بے شمار معارف و حقائق کے دروازے اُن پر کھلتے ہیں ؎

قرآن کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں

افسوس کہ زمانہ حال کے مسلمانوں کی اکثریت قرآنِ حکیم کی حکمتوں، اس کے علوم و معارف و حقائق اور مرتبہ و مقام سے بے خبر و لاپرواہ ہے اور ان کی عملی زندگی اس شمعِ نور و ہدایت سے دور ہٹ کر تاریکیوں میں بھٹک رہی ہے ——— یہی وجہ ہے کہ وہ آج ہر شعبہ زندگی میں غیر اقوام سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے برحق فرمایا ہے کہ :-

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

علوم قرآنی کو سیکھنے اور اس کی روح پرور تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے اور ان پر عمل کرنے کے سلسلہ میں فی زمانہ جو تساہل و تغافل مسلمانانِ عالم میں پایا جاتا ہے۔ . . . . اس کی پیشگوئی پہلے سے قرآنِ مجید اور احادیث نبویؐ میں موجود ہے۔ خدائے علیم و خبیر فرماتا ہے :-

وقال الرسول یٰرب ان قومی
اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا
(سورۃ الفرقان ع ۳)

کہ اپنی اُمت کے آخری دور میں قرآن کریم کی طرف تغافل کو دیکھ رسول خدا بارگاہ رب العزت میں دردمندانہ انداز میں فرمائیں گے کہ اے میرے رب یقیناً میری اُمت نے اس قرآن کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے ڈال دیا ہے۔

پھر اس زمانہ کی زبوں حالی کا ذکر کرتے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

"یوشک ان یاتی علی الناس
زمان لا یبقیٰ من الاسلام
الا اسمہ ولا یبقیٰ من
القراٰن الا رسمہ"
(شعب الایمان)

کہ "عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے"۔

خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس رسولؐ کے یہ فرمودات ہو بہو اس دور پہ صادق آتے ہیں جس کا اعتراف ایک طویل عرصہ سے مسلمان علماء اور دردمند بزرگ کر رہے ہیں مثلاً مولانا حالی مرحوم نے فرمایا۔ ؎

"رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اِک اسلام کا رہ گیا نام باقی"

دورِ حاضرہ میں مسلمانوں کے قرآنِ کریم سے اعراض کے ذکر کے ساتھ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مایوس کن حالات کے دُور ہو جانے کی خوشخبری سناتے ہوئے اپنے ایک بزرگ صحابی حضرت سلمان فارسیؓ کی پیٹھ پہ ہاتھ رکھکر فرمایا تھا :

"لو کان القراٰن معلقاً
بالثریا لنالہ رجل
من ھٰؤلاء"

کہ "اگر قرآن ثریا پہ بھی اُٹھ جائیگا تو ایک شخص فارسی الاصل اس کو واپس لے آئے گا (صحیح بخاری کتاب التفسیر سورہ جمعہ)

چنانچہ اس فارسی الاصل مرد جلیل (یعنی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام) نے تشریف لاکر قرآنِ پاک کی پُر حکمت تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا اور زبردست براہین و دلائل سے اس کا زندہ اور کامل اور دائمی شریعت ہونا دُنیا پر آشکارا کیا اور مذاہبِ باطلہ کو چیلنج پر چیلنج دئے کہ وہ اپنی الہامی کتابوں میں ان خوبیوں کا لاکھواں حصہ بھی دکھائیں جو قرآنِ مجید بدرجۂ اتم اپنے اندر رکھتا ہے مگر اُس وقت سے لیکر تاہنوز کسی کو تابِ مقابلہ نہ ہوئی حالانکہ آپؑ نے اُن کے لئے انعامات بھی مقرر کئے اور آج آپ کے خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تو دنیا بھر کے عیسائی پادریوں کو پچاس ہزار روپیہ کا انعام دینے کا اعلان فرمایا ہے۔ اگر وہ پوری انجیل سے اُن کمالات و علوم کا عُشر عشیر بھی نکال کر دکھا سکیں جو قرآن کریم کی صرف سورۂ فاتحہ میں پائے جاتے ہیں مگر کسی عیسائی لیڈر کو میدان میں آنے کی جرأت نہیں ہو سکی اور نہ کبھی ہو سکے گی۔ وان شاء اللہ القدیر۔

آج قرآنِ شریف کی تعلیمات اور اِسکے نور کو ساری دُنیا میں پھیلانے کا عظیم الشان کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہے اور یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ جب ہر فردِ جماعت پوری ذمہ داری اور مسلسل جدوجہد کے ساتھ قرآن مجید کو خود سیکھنے کی کوشش کرے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مختلف کتب میں متعدد مقامات پر احبابِ جماعت کو اس بنیادی ضرورت کی طرف تاکیدی رنگ میں توجہ دلائی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے چند فرمودات ملاحظہ ہوں۔ حضورؑ کا ایک نہایت ہی قیمتی شعر ہے ؎

"جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے"

اس شعر کے مصرعہ اوّل میں حضورؑ نے قرآنِ کریم کے حسن و جمال کو ہر مسلمان کی جان کا نور قرار دیا ہے ——— جس مسلمان نے قرآنِ پاک کے علوم و معارف سے آگاہی حاصل کرکے انکے حسن و جمال کا رنگ اپنے اعمال و کردار پر نہیں چڑھایا اُس کی زندگی بے نور ہے اور نورِ فرقان کے بغیر وہ مردہ ہے۔ شعر کے مصرعۂ دوم میں حضورؑ فرماتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کا چاند تو وہ چاند ہے جو آسمان پر ہے۔ لیکن ہمارا چاند ——— یعنی ہمیں روشنی دینے والا اور ہماری کامیابی و فلاح کی راہوں کو روشن کرنے والا قرآن مجید ہے۔ پھر حضورؑ اپنی تصنیف لطیف کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔

۱۔ "تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے"۔

۲۔ "خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ الخیر کلہ فی القراٰن" کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں"۔

۳۔ "تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے کوئی بھی تمہاری دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی"۔

۴۔ حضورؑ کا یہ اقتباس خاص توجہ کا مستحق ہے فرماتے ہیں :-

"تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے"۔

حضور علیہ السلام کے اس فرمودہ کا مطلب واضح ہے کہ ہم میں سے جو کوئی قرآن کریم کی تعلیمات کو سیکھ کر پھر ان کے مطابق اپنے اعمال و کردار کو ڈھال لے گا اُسی کا ایمان اس قابل ہوگا کہ قیامت کے روز قرآن شریف اُس کے صحیح ہونے کی تصدیق کرے گا ——— اور جو کوئی ہم میں سے بدقسمتی سے قرآن مجید کی تعلیم سے غفلت اختیار کرے گا اس کے اعمال کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتے پس ایسے شخص کے ایمان کی قرآن تکذیب کرے گا کہ یہ میری تعلیمات کے معیار پر پورا نہیں اترتا ——— اسی لئے ہمارے محسنِ اعظم رحمتِ دوعالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ

خیرکم من تعلم القراٰن وعلمہ (ابن ماجہ)

"تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو خود قرآن مجید کو سیکھے اور پھر دوسروں میں اسکی تعلیمات پھیلائے"۔

پس ہر فرد کا اولین فرض ہے کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ تعلیم القرآن سکیم کو کامیاب بنائے اور خود اور اپنے اہل و عیال کو قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ اور پھر اسکی تفسیر سکھانے کی کوشش کرے۔ تاہم ساری دنیا کو قرآن کریم کے نور سے منور کرکے اس کی عظمت کو ہر دل میں قائم کر دیں اور ہر شخص پر ثابت کر دیں کہ قرآنِ مجید زندہ، کامل ترین اور دائمی شریعت ہے جس کا ہر لفظ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جان بخش ہے اور کوئی شعشہ بھی اس آفتابِ ہدایت کا نہ منسوخ ہوا ہے نہ کبھی منسوخ ہوگا ؎

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

پاکستان ویسٹرن ریلوے - نیلام

مقام	نیلام کی تاریخ اور وقت	نیلام کی جانے والی اشیاء کی تفصیل
گجرات	۲۰ / ۹ / ۶۶ ۔ ۹ بجے صبح	ایکسپریس پیسہ بک کی گئی گجرات کیلئے کوئلہ کی بھری ہوئی دو ویگنیں INV. NO. 70/10515 مورخہ ۶ / ۶ / ۶۶ کول ویگن نمبر ۵۵۴۳۷ INV. NO. 82/10/4614 مورخہ ۲۱ / ۶ / ۶۶ کول ویگن نمبر ۵۵۹۶۹

INF (L) 2559 برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

"تحریک جدید خدا اور اس کے رسول مقبولؐ کا جلال ظاہر کرنے کیلئے قائم کی گئی ہے"

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"یہ عارضی چیزیں نہیں بلکہ مستقل چیزیں ہیں اور دوستوں کا فرض ہے کہ جبر سے نہیں بلکہ پیار محبت سے سمجھا کر دلائل دے کر لوگوں کو قائل کریں جب یہ باتیں ہماری جماعت کے قلوب میں راسخ ہو جائیں گی تو جب احمدیت کو بادشاہتیں ملیں گی اس وقت کے بادشاہ بادشاہ بن کر نہیں بلکہ بھائی بن کر حکومت کریں گے اور جہاں جائیں گے لوگ کہیں گے کہ یہ ہمیں اٹھانے آئے ہیں۔

ہمیں سپاہیانہ طور پر زندگی بسر کرنی چاہیئے اور اپنی تمام زندگیوں کو مختلف قسم کی قیود کے ماتحت لانا چاہیئے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ سادہ زندگی کی طرف متوجہ ہوں اور بجائے اس کے کہ ان قیود کو کم کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں چاہیئے کہ زیادہ تعہد کے ساتھ ان مطالبات پر عمل کریں۔ بلکہ جن لوگوں نے گذشتہ سالوں میں ان مطالبات پر عمل کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ انہیں بھی اس طرف لانے کی کوشش کریں۔ تا اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی برکتیں نازل ہوں اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے راستہ میں جو مشکلات حائل ہیں وہ دُور ہو جائیں اور خدا اور اسکے رسولؐ کا جلال دنیا میں ظاہر ہو جاوے"

(خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۷ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں
جماعت احمدیہ لائلپور کے اطفال کا حصہ

مجلس اطفال الاحمدیہ لائلپور کے حلقہ مسجد فضل کے اراکین بچوں نے مبلغ ۳۷/- روپے جمع کر کے فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ میں جمع کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اپنے فضل سے ان بچوں کو اس قربانی کی بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کو دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے۔ اور جماعت کے دیگر بچوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق سے نوازے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

امتحانات...... خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مبتدی اور مقتصد کا امتحان ستمبر کے آخری عشرہ ہی میں ہوگا۔

تمام مجالس خدام کو اچھی طرح سے تیار کروائیں اور کوشش کی جائے کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جو امتحان میں شریک نہ ہو۔ یہ دونوں امتحان اکٹھے بھی دئے جا سکتے ہیں۔

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کے وظائف کا امتحان بھی انہی ایام میں ہوگا۔ قائدین کرام پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے تایا زاد بھائی مبارک احمد جواں سالی کی عمر میں مورخہ ۳/۹/۶۶ بروز ہفتہ سیالکوٹ میں وفات پا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور مرحوم کی بیوہ۔ والدہ۔ بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ماسٹر عبد احمد بٹ ابن حافظ عبد الواحد صاحب واقف زندگی بشیر آباد ضلع حیدر آباد

نظارت تعلیم کے اعلانات

لیاقت میڈیکل کالج ڈینٹل سیکشن جامشورو

بی۔ ڈی۔ ایس فرسٹ ییر میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواست ۲۸/۹/۶۶ تک مجوزہ فارم کالج کے دفتر سے ۴/- ادا کر کے (پ۔ ٹ ۶۶-۹-۱۶)

ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی لاہور

فارم مینجمنٹ کے دو سالہ ڈپلومہ کورس کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست مع ضروری سرٹیفکیٹس ۲۰/۹/۶۶ تک۔ بنام ڈائرکٹر انسٹی ٹیوٹ آف ایگریکلچرل ایکسٹنشن ٹیچر ٹریننگ قابلیت کم از کم میٹرک۔ (پ۔ ٹ ۱۵/۹/۶۶)

میونسپل کالج کامرس لائلپور

بی کام پارٹ I کلاس میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواست ۲۹/۹/۶۶ تک۔ فارم کالج کے دفتر سے۔ پرنسپل و کیریکٹر سرٹیفکیٹ ہمراہ درخواست (پ۔ ٹ ۶۶-۹-۱۵)

پاکستان آرڈیننس ایکسپلوسوز فیکٹری

ٹیکنیکل سپروائزرس کی اسامیوں کے لئے درخواست ۳۰/۹/۶۶ تک قابلیت ایف ایس سی مع کیمسٹری۔ عمر ۳۰/۹/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۵ سال سابقہ فوجی ملازم کے لئے عمر ۴۵ سال تک۔ درخواست مع ضروری سرٹیفکیٹس بنام سپرنٹنڈنٹ ایکسپلوسوز پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ مع ۵/- پوسٹل آرڈر۔ (پ۔ ٹ ۶۶-۹-۱۶)

(جنرل ڈیوٹی پائلٹ) فضائی فوج میں مستقل کمیشن

عمر۔ ۱۵ فروری ۱۹۶۷ء کو ۱۶½ تا ۲۲ سال۔ غیر شادی شدہ

قابلیت ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس سی جن کا نتیجہ نہیں نکلا۔ وہ بھی درخواست دے سکتے۔

مزید ہدایات۔ انٹرویو اور انتخاب کے لئے قریبی بھرتی کے دفتر میں ہر بدھوار کو ۸ بجے صبح۔ (پ۔ ٹ ۶۶-۹-۱۴)

(ناظر تعلیم)

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال میٹرک کے نتیجہ کے مطابق نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی نو طالبات ایسی ہیں جنہوں نے ۶۰۰ سے زائد نمبر حاصل کئے ہیں اور ان کو وظیفہ ملنے کی توقع ہے۔ نام اور رولنمبر درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	رولنمبر	نمبر حاصل کردہ
۱	عابدہ مفتی	۳۲۱۹۹	۷۱۸
۲	صابرہ بی بی	۳۵۰۶۲	۶۵۳
۳	امۃ اللطیف	۲۳۲۱۰	۶۵۲
۴	امۃ الحکیم	۳۵۰۷۰	۶۴۱
۵	زاہدہ پروین	۳۵۰۶۷	۶۲۷
۶	صادقہ رحیم	۳۵۰۳۸	۶۰۹
۷	شاہدہ تنویر	۳۵۵۳۶	۶۰۸
۸	بشریٰ ضیاء	۳۲۲۰۷	۶۱۶
۹	دردانہ مرزا	۳۲۱۹۸	۶۰۵

۲۔ اس سال مڈل ۱۹۶۶ء کے امتحان میں آٹھ طالبات کے وظیفہ کے فارم موصول ہو چکے ہیں۔ جن کے نام اور رول نمبر درج ذیل ہیں۔ متعلقہ طالبات اپنے اپنے فارم جلد مکمل کرائیں۔

نمبر شمار	نام	رول نمبر	نمبر حاصل کردہ
۱	پروین اختر	۳۱۷۱۸	۶۹۸
۲	کشور آرا	۳۱۵۷۲	۶۶۳
۳	پروین	۳۱۶۱۴	۶۶۱
۴	بشریٰ شاہدہ	۳۱۵۲۷	۶۴۲
۵	امۃ الحبیب	۲۰۷۲۷	۶۲۸
۶	شہناز اختر	۳۱۷۱۹	۶۱۹
۷	امۃ الواسع	۲۱۵۲۵	۶۱۵
۸	رفیعہ شاہین	۳۱۵۵۵	۶۱۵

ہیڈ مسٹرس
نصرت گرلز ہائی سکول۔ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل درج ذیلے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۷۰

میں ثریا بیگم باجوہ زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن معرفت آنیسر میس پی اے ایف ماری پور ڈاک خانہ کراچی ۱۳۰ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ ر جون ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ تین ہزار روپے تھا جس میں سے مبلغ اٹھارہ صد روپے میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

۲۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے:۔
(۱) انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ½ تولہ
(۲) لاکٹ طلائی ایک عدد وزن ۱ تولہ
(۳) گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۴ تولہ
(۴) کڑا طلائی ایک عدد وزن ۳ تولہ
(۵) ٹاپس طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ
جملہ وزن ½ ۹ تولہ قیمت بارہ صد چھبیس روپے ہے۔

ان کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد (حق اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۳۔ مجھے میرے خاوند سے مبلغ پچاس روپے جیب خرچ ماہوار ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۱۶ ر جون ۶۶ء
چندہ شرط اول -/۵ روپے۔
الامتہ:۔ ثریا بیگم بقلم خود
گواہ شد۔ شیخ رشید الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد۔ محمود احمد باجوہ خاوند موصیہ۔

مسل ۱۸۴۷۱

میں محمد سعید ولد میاں محمد یوسف خان صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲۸۱ فیروز پور روڈ ڈاک خانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۲۸۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
(چندہ شرط اول -/۲ روپیہ)
العبد۔ محمد سعید میاں بقلم خود
گواہ شد۔ ملک منظور احمد موصی وصیت نمبر ۶۱۶۴ واقف وقف عارضی حال خانیوال
گواہ شد۔ عبد العزیز خادم سیکرٹری اصلاح و ارشاد

مسل نمبر ۱۸۴۷۲

میں حمیدہ سعید زوجہ محمد سعید میاں قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر پیدائشی احمدی ساکن ۲۸ فیروزپور روڈ ڈاک خانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ چوڑیاں طلائی ۱۶ عدد وزن ۲۲ تولہ تقریباً (۲) کانٹے ایک جوڑی۔ ایک لاکٹ ایک انگوٹھی وزن تقریباً ۳ تولہ (۳) کانٹے ایک عدد ہار اور بالی وزن تقریباً ۵ تولہ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

اس کے علاوہ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کردوں۔ یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (شرط اول -/۲ روپے)
الامتہ۔ حمیدہ
گواہ شد ملک منظور احمد موصی وصیت نمبر ۶۱۶۴ واقف وقف عارضی خانیوال۔
گواہ شد۔ محمد سعید میاں۔ خاوند موصیہ
۳۰/۵/۶۶

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جاتا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
(افسر امانت تحریک جدید)

درخواست دعا

میرے ابا جان ملک فضل دین صاحب کلرک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک ہفتہ سے بندش پیشاب کی تکلیف سے بیمار ہیں اب لائل پور سول ہسپتال میں اپریشن کرانے کے لئے داخل ہوئے ہیں۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ ان کے اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (خاکسار شمس الدین ولد ملک فضل دین صاحب)

۲۔ مکرم ملک فضل احمد صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ کے لڑکے ملک نثار احمد صاحب جو لاپتہ ہو گئے تھے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۵ دن کے بعد واپس گھر پہنچ گئے ہیں قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۳۔ بندہ کے والد بزرگوار میاں روشن دین صاحب عرصہ دو سال سے بیمار ہیں۔ اب تو چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(حوالدار محمد عبد اللہ خان۔ کراچی نمبر ۲)

۴۔ خاکسار کے نسبتی بھائی چوہدری بشیر احمد صاحب مہار درویش قادیان کے چہرے پر زہریلا مادہ نکلا تھا۔ اب نسبتاً آرام ہے لیکن سر کا آدھا حصہ بے حس ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرما دے۔ آمین
چوہدری مسعود احمد سوہل دی
دفتر الفضل۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

اپنے دوستوں کو ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کے خریدار بنائیے سالانہ چندہ صرف چھ روپے (قائد اشاعت)

جزع فزع مومنانہ توکّل اور ایمان کے بالکل خلاف ہے

ہر ابتلاء اور مصیبت میں مومن کے لئے خیر و برکت کا پہلو پوشیدہ ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ (بقرۃ آیت ۱۵۷) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب مومن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ جزع فزع کرنے کی بجائے پورے یقین اور ایمان کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف ہم لوٹنے والے ہیں۔ یہ وہ نمونہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں سے امید رکھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ جب انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ گھبرانے اور جزع فزع کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ پر توکّل رکھیں اور اُسی کو حاضر ناظر سمجھتے ہوئے سچے دل سے یہ کہیں کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ بظاہر یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے مگر اپنے اندر نہایت وسیع مطالب رکھتا ہے۔

۱۔ اس فقرے میں دو جملے ہیں۔ ایک تو اِنَّا لِلّٰهِ ہے یعنی ہم اللہ کے لئے ہیں اور دوسرا اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ہے یعنی ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ پہلا جملہ اس مضمون پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی مالک اپنی چیز کو اپنے ہاتھوں تباہ نہیں کرتا بلکہ اسے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ مالک بڑا ہی بیوقوف ہوگا جو اپنی چیز کو آپ تباہ کرنے کی کوشش کرے۔ پس اگر بندہ محض خدا کا ہو جائے اور اسی کو اپنا حقیقی مالک سمجھے تو اس کے دل میں یہ وہم بھی نہیں آ سکتا کہ وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے واپس لے لی ہے یا وہ مصائب جو مجھ پر نازل ہو رہے ہیں اُن میں میری تباہی اور بربادی مقصود ہے۔ جو مومن یہ یقین رکھتا ہے کہ میں اللہ کا ہوں اور جس طرح ماں اپنے بچے کو گود میں رکھتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے بھی مجھے اپنی گود میں اٹھایا ہوا ہے وہ یہ تصور بھی کس طرح کر سکتا ہے کہ میں تباہ کیا جاؤں گا اور میری تکالیف مجھ سے دُور نہیں کی جائیں گی۔ محافظ کا فرض ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کو ہر نقصان سے بچائے۔ پھر اللہ تعالیٰ جو تمام محافظوں سے بڑا محافظ ہے کب کسی مومن کو تباہ کر سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جب کوئی چیز اپنے بندے سے واپس لیتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ اس چیز کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے زیادہ بہتر جگہ میں رکھتا ہے اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے عورتیں اپنے گھروں کی صفائی کرتے وقت سامان وغیرہ کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دیتی ہیں تم کبھی نہیں دیکھو گے کہ عورتیں اپنی چیزوں کو ادھر اُدھر رکھیں تو وہ رونے لگ جائیں۔ یا مثلاً زمیندار کھیت میں بیج ڈالتا ہے تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بیج کو ضائع کر رہا ہے مگر وہ روتا نہیں اس لئے کہ اس کا نتیجہ تباہی نہیں بلکہ ترقی ہوتا ہے ۔۔۔۔۔۔ اگر انسان یہ یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ میرا مالک ہے اور وہ جو تبدیلی بھی کرے گا میرے فائدہ کے لئے کرے گا تو وہ جزع فزع نہیں کر سکتا۔ ہاں غم کا اظہار کرنا صبر کے خلاف نہیں ہوتا ۔۔۔۔ غم کی علامت دل پر بوجھ ہونا اور آنکھوں میں آنسو آ جانا ہے لیکن جزع فزع کرنے والا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ خدا نے اسے تباہ کر دیا ہے اور یہ چیز مومنانہ توکل اور ایمان کے بالکل خلاف ہے۔ پس اِنَّا لِلّٰهِ میں یہ بتایا گیا ہے کہ مصیبت یا ابتلاء کے آنے پر کافر تو یہ سمجھتا ہے کہ میں مارا گیا لیکن مومن یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بلا میں بھی میرے لئے کوئی خیر اور برکت کا پہلو پوشیدہ رکھا ہوگا"

(تفسیر سورۃ البقرۃ صفحہ ۲۹۶، ۲۹۷)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

○ راولپنڈی ۱۹ ستمبر۔ جنرل محمد موسیٰ نے کل صبح ایوان صدر میں ایک سادہ اور مؤثر تقریب میں مغربی پاکستان کے گورنر کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ اس موقعہ پر صدر ایوب اور بعض مرکزی وزراء موجود تھے۔ نئے گورنر کے تقرر پر تہنیت کے بے شمار پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ نئے گورنر نے ایوان صدر میں سادہ گر مؤثر تقریب میں حلف اٹھایا اس موقعہ پر صدر ایوب کے علاوہ مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین وزیر امور کشمیر چوہدری علی اکبر خان۔ وزیر صنعت مسٹر الطاف حسین صدر کے پرنسپل سیکرٹری سید فدا حسن صوبائی چیف سیکرٹری مسٹر ایچ قریشی۔ اور کیبنٹ سیکرٹری آغا عبدالحمید موجود تھے۔ جنرل موسیٰ آٹھ سال تک کمانڈر انچیف رہنے کے بعد ملک امیر محمد خان کی جگہ گورنر مقرر ہوئے ہیں۔

○ راولپنڈی ۱۹ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے نئے گورنر جنرل محمد موسیٰ نے بتایا ہے کہ صوبہ کی نئی کابینہ مرتب کرنے کا کام صدر ایوب کے مشورے اور منظوری کے بعد آئندہ پانچ چھ دنوں میں مکمل کر لیا جائے گا۔ جنرل موسیٰ نے اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ میں لاہور جانے سے قبل مزید چند روز کے لئے راولپنڈی میں قیام کروں گا۔ اور حکومت کے مختلف امور سے متعلق واقفیت حاصل کروں گا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ خود کو نئی ذمہ داریوں کے اہل ثابت کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور قوم و ملک کی خدمت انجام دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

○ لاہور ۱۹ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے سابق گورنر ملک امیر محمد خان نے صدر ایوب کی قائدانہ صلاحیتوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کی حمایت جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ عوام کے تمام طبقے ان کے جانشین جنرل محمد موسیٰ سے مکمل تعاون کرتے رہیں گے۔

ملک امیر محمد خان نے اپنے اس بیان میں جو کل لاہور سے جاری کیا گیا کہا ہے "میں صدر کا بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے سبکدوش ہو جانے کی اجازت دے دی ہے۔ انہوں نے کمال مہربانی سے میری ناچیز خدمات کو سراہا ہے جس کے لئے میں انتہائی شکر گزار ہوں میں نے صدر ایوب کے ساتھ اپنی دوستی کو ہمیشہ بے پناہ وقعت دی ہے۔ اور آئندہ بھی ان کی حمایت کرتا رہوں گا میری دعا ہے کہ پاکستان ان کی لائق قیادت میں ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔

○ راولپنڈی ۱۹ ستمبر۔ لیفٹیننٹ جنرل اے ایم یحییٰ خان نے کل صبح راولپنڈی میں فوج کے کمانڈر انچیف کا عہدہ سنبھال لیا۔ انہیں لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے سے ترقی دے کر جنرل بنا دیا گیا ہے سابق کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ نے مغربی پاکستان کے گورنر کا عہدہ سنبھالنے سے قبل اپنا چارج جنرل یحییٰ کے سپرد کر دیا۔

○ واشنگٹن:۔ ۱۹ ستمبر۔ کل ایک بہت بڑا شہاب ثاقب ٹوٹ کر امریکہ کی دو ریاستوں پر گر پڑا۔ اس کے ٹکڑے ان ریاستوں کے بعض حصوں اور کینیڈا کے بعض حصوں پر گرے۔ شہاب ثاقب کے گرنے سے سینکڑوں میل کے علاقہ میں زبردست روشنی پھیل گئی۔ بعض علاقوں میں شہاب ثاقب کے گرنے کی وجہ سے آگ لگ گئی۔ اور عوام میں زبردست ہراسیمگی پھیل گئی اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے تھانوں خبر رساں ایجنسیوں اور فائر بریگیڈ کو ٹیلی فون کر کے دریافت کیا کہ قیامت تو نہیں آ گئی یا کوئی ایٹم بم تو نہیں پھٹ گیا ہے۔

○ نیویارک ۱۹ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے انتباہ کیا ہے کہ تنازعہ کشمیر جیسے تصفیہ طلب مسائل پر لڑائی چھڑنے کا خطرہ ہر وقت موجود ہے انہوں نے عالمی ادارے پر زور دیا کہ اسے محض لڑائی بند کرانے کی کوششوں کی بجائے بین الاقوامی تنازعات کو حل کرانا چاہیئے۔

سیکرٹری جنرل نے یہ خیالات اپنی سالانہ رپورٹ کے دیباچہ میں ظاہر کئے ہیں۔ جو جنرل اسمبلی کو پیش کی جاتی ہے۔

○ چاٹگام:۔ ۱۹ ستمبر۔ چاٹگام میں گذشتہ جمعہ سے موسلا دھار بارش ہو رہی ہے جس سے ضلع کے نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا ہے۔ مقامی ڈپٹی کمشنر نے بتایا ہے کہ صورتحال پر نگاہ رکھنے اور ضروری اقدامات کرنے کے لئے حکام کو مختلف مقامات پر تعینات کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع کی مجموعی صورت حال باعث تشویش نہیں ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴